۱۴-﴿ **يا ايها الناس قد جاء كم برهان من ربكم و انزلنا اليكم نورا مبينا۝ فاما الذين اٰمنوا بالله و اعتصموا به فسيد خلهم فى رحمة منه و فضل و يهديهم اليه صراطا مستقيما۝** ﴾''لوگو! تمہارے رب کے پاس سے تمہارے پاس حجت آچکی ہے اور ہم نے تمہاری طرف واضح روشنی نازل کی ہے۔ پس جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور اسے مضبوط پکڑا وہ انہیں اپنی رحمت اور فضل میں داخل کرے گا اور اپنی طرف سیدھی راہ دکھائے گا۔'' (النساء ۱۷۴. ۱۷۵)

قرآنِ حکیم اور دیگر کتبِ مذہبی میں ایک ممتاز فرق یہ ہے کہ قرآن عقل و دانش کی مضبوط چٹان پر کھڑا ہے۔ اس میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے فکر و منطق کے مطابق ہے۔ (تفسیر سراج البیان تحت آیات مذکورہ)

۱۵-﴿ **ان هذه تذكرة فمن شاء اتخذ الىٰ ربه سبيلا۝** ﴾''قرآن تو ایک نصیحت ہے پس جو شخص بھی چاہے اپنے پروردگار تک پہنچنے کیلئے صحیح راستہ اختیار کرے''۔ (الدھر : ۲۹)

۱۶- ﴿ **رسول من الله يتلو صحفا مطهرة۝ فيها كتب قيمة۝** ﴾''اللہ کا رسول ﷺ مقدس اوراق پڑھ کر سناتے ہیں، ان میں پکی اور معقول باتیں درج کی گئی ہیں'' (البینۃ : ۲، ۳)

قرآن کریم میں جابجا قرآن محفوظ من جانب اللہ، نصیحت، کتبِ سابقہ کے مؤید، راہبر، دلوں کے لئے صحت افزا، کافروں کے لئے خسارہ اور بوجھ ہونے، القصہ ہمہ جہت سے اعلیٰ وارفع ہونے پر دلالت کرنے والے مضامین سے بھرا پڑا ہے۔

(جاری ہے)

مغرب میں سیکولرزم کس طرح پھیلا؟

نصرانی اس قول کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف منسوب کرتے ہیں:

"دع ما لقيصر لقيصر و ما لله لله"

''جو قیصر کا حق ہے وہ اسے دے دو، اور جو اللہ کا حق ہے وہ اسے دے دو''۔

اس بے سند مقولے کی بنیاد پر وہ دین کو دولت اور زندگی سے الگ تھلگ سمجھتے ہیں۔ احکام الٰہی کو صرف عبادت تک محدود کرنے کی وجہ سے اخلاق و معاملات میں وہ شتر بے مہار بن گئے اور انہوں نے خواہشاتِ نفسانی کی تکمیل میں تمام انسانی اقدار کو پامال کر دیا۔

خدائی بادشاہوں کے حقوق کے نام پر علمائے دین نے کلیسائی تسلط کی انتہا کر دی۔ اس کے علاوہ کلیسا کے تفتیشی مراکز میں بے پناہ مظالم توڑے گئے، جس نے عوام کو مذہب سے بیزار کر دیا۔

قسط نمبر۲

اسرائیل

میاں انوار اللہ

نعیم بن مسعودؓ کا رول:

غزوۂ خندق کے جانکاہ موقع پر یہودِ بنی قریظہ نے اہلِ اسلام کونقصان پہنچانے کے موقع کوغنیمت سمجھ کرمسلمانوں کے ساتھ کیے گیے معاہدوں کی سنگین خلاف ورزی کرکےحملہ آورمشرکین سے سازبازکی۔

عین اسی وقت قبیلہ غطفان کے نعیمؓ بن مسعود مسلمان ہوکرخدمت رسالت اقدس میں حاضر ہوئے۔انہوں نےعرض کیا"ابھی تک میرے اسلام لانے کا کسی کو پتہ نہیں‘ جوکام مجھ سے لینا چاہیں حکم کریں"۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا"تم جاکر دشمنوں میں پھوٹ ڈالنے کی تدبیر کرو"۔چنانچہ یہ متعدد بار بنوقریظہ کے پاس گئے اور ابوسفیان سے بھی باربار ملاقاتیں کیں۔ آخر کار بنوقریظہ اور ابوسفیان کا اتحاد توڑنے میں کامیاب ہوگئے۔اسی موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا"**الحرب خدعة**"یعنی جنگ میں دھوکہ دینا جائز ہے"۔ابوسفیان کالشکرمحاصرہ اٹھا کرتتر بتر ہوگیا۔

ابوسفیان کے معہ لشکر چلے جانے پرآپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر آئے توظہر کے وقت جبرائیل علیہ السلام نے آکر حکم سنایا ابھی ہتھیار نہ کھولے جائیں۔بنو قریظہ کا معاملہ باقی ہے،ان سے بھی اسی وقت نمٹ لینا چاہئے۔یہ حکم پاتے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فوراً اعلان فرمایا"**جوکوئی سمع وطاقت پر قائم ہو وہ عصر کی نماز اس وقت تک نہ پڑھے جب تک دیار بنوقریظہ نہ پہنچ جائے**"۔اس اعلان کے ساتھ ہی حضرت علیؓ کوایک دستے کے ساتھ بنوقریظہ کی طرف روانہ کردیا۔ حضرت علیؓ کے بنوقریظہ پہنچنے پر یہود نے گھروں کے چھتوں پر چڑھ کر مسلمانوں کی غلیظ گالیوں سے آؤبھگت کی۔یہود یہ سمجھے کہ حضرت علیؓ محض انہیں ڈرانے دھمکانے آئے ہیں لیکن جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سپہ سالاری میں پورا اسلامی لشکر وہاں پہنچ گیا اوران کی بستی کامحاصرہ کرلیا توان کو دن میں تارے نظر آگئے۔

بنوقریظہ تین ہفتے سے زیادہ محاصرہ برداشت نہ کرسکے۔آخرکار سعد بن معاذؓ کی ثالثی پراپنے آپ کورسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے کردیا۔قبیلہ اوس ان کا پرانا حلیف تھا۔خوداوس والوں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے نرمی کرنے کی التجا کی۔چونکہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ جانتے تھے کہ انہوں نے عین حالت جنگ میں ہماری پیٹھ میں چھرا گھونپنے کی کوشش کی ہے اور پہلے جلاوطنی کی سزا پانے والے یہودی قبیلے بنوقینقاع اور بنونضیر ہی غزوہ احزاب میں گردوپیش کے قبائل کوبھڑکا کر مدینے پر دس بارہ ہزار کالشکر چڑھالائے تھے۔بنوقریظہ نے جنگ خندق میں بدعہدی کرکے مسلمانوں پر عقب سے حملہ کرانے کی غرض سے دوہزار نیزے‘پندرہ سوڈھالیں‘پندرہ سوتلواریں اور پندرہ سوزرہیں اکٹھی کرلی تھیں۔حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے تورات کے حکم کے مطابق فیصلہ سنایا بنوقریظہ کے بالغ مرد قتل کیے جائیں‘عورتیں بچے لونڈی غلام بنائے جائیں اور